بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ وَعَلٰی عَبْدِهِ الْمَسِيْحِ الْمَوْعُوْدِ
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ
دفتر مجلس انصاراللہ بھارت
Office Of The Majlis Ansarullah Bharat
Mohallah Ahmadiyya Qadian-143516, Distt.Gurdaspur (Punjab) INDIA
محلہ احمدیہ قادیان ۱۴۳۵۱۶ ضلع: گورداسپور (پنجاب) Mob.9682536974, E-Mail :ansarullah@qadian.in

آنحضرت ﷺ کے عظیم المرتبت خلیفہ ٔراشد فاروق اعظم حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اوصاف حمیدہ کا تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 29؍اکتوبر 2021ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (یوکے)

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔
بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۔ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ۔ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۔ مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ ۔ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ ۔ اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ ۔ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ ۬ۙ غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ وَ لَا الضَّآلِّیۡنَ ۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جن دس افراد کو جنت کی بشارت عطا فرمائی تھی ان میں حضرت عمرؓ کے علاوہ ابوبکرؓ، عثمانؓ، علیؓ، طلحہؓ، زبیرؓ، عبدالرحمٰنؓ بن عوف، سعدؓ بن ابی وقاص، سعیدؓ بن زید اور ابوعبیدہ بن جراحؓ شامل ہیں۔ حضرت ابوموسیٰؓ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ کے ایک باغ میں تھا کہ وہاں حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ آئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق میں نے اُنہیں جنت کی بشارت دی جس پر اُنہوں نے الحمد للہ کہا۔ لیکن حضرت عثمانؓ کے لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو جنت کی بشارت دو باوجود ایک مصیبت کے جو اسے پہنچے گی۔ حضرت عثمانؓ نے بھی الحمد للہ کہا۔ پھر کہا مصیبت سے محفوظ رہنے کے لیے اللہ ہی سے مدد طلب کی جاسکتی ہے۔

حضرت ابوہریرہؓ کی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک بار میں سویا ہوا تھا تو اپنے آپ کو جنت میں ایک محل کے پاس دیکھا۔ پوچھنے پر پتہ چلا کہ یہ محل عمر بن خطابؓ کا ہے۔ اُن کی غیرت کا خیال آتے ہی میں واپس چلا آیا۔ یہ سُن کر حضرت عمرؓ روئے اور کہا یا رسول اللہ! کیا میں آپؐ سے غیرت کروں گا۔ آپؐ کیوں واپس آ گئے برکت بخشتے۔ حضرت ابوسعید خدریؓ کی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علیین والوں میں سے کوئی شخص جنت والوں پر جھانکے گا تو اس کے چہرے کی وجہ سے جنت جگمگا اٹھے گی۔ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ بھی ان میں سے ہیں۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ انبیاء اور مرسلین کے علاوہ جنت کے اوّلین اور آخرین کے تمام بڑی عمر کے لوگوں کے سردار ہیں۔

حضرت ابوہریرۃ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمر بن خطاب اہل جنت کے چراغ ہیں۔

حضرت عقبہ بن عامرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو ضرور عمر بن خطابؓ ہوتے۔ حضرت عائشہؓ اور حضرت ابوہریرہؓ کی روایات ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت میں سے کوئی محدث ہے تو وہ عمر بن خطابؓ ہیں۔ محدث وہ ہیں جن کو کثرت سے الہام اور کشوف ہوتے ہیں۔ پھر فرمایا تم سے پہلے جو بنی اسرائیل ہوئے ہیں ان میں ایسے آدمی آچکے ہیں جن سے اللہ کلام کیا کرتا تھا بغیر اس کے کہ وہ نبی ہوتے تھے اگر میری امت میں بھی ان میں سے کوئی ایسا ہے تو وہ عمرؓ ہیں۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ ہمیشہ استعاروں سے کام لیتا ہے اور طبع، خاصیت اور استعداد کے لحاظ سے ایک کا نام دوسرے پر وارد کر دیتا ہے۔ ایک حدیث کے مطابق جس شخص کی روحانی حالت عمرؓ کے موافق ہوگئی وہ ضرورت کے وقت پر محدث ہو گا۔ چنانچہ اس عاجز کو بھی ایک مرتبہ الہام ہوا تھا کہ انت محدث اللہ۔ فیك مادۃ فاروقیۃ۔ یعنی تو محدث اللہ ہے تجھ میں مادۂ فاروقی ہے۔

حضرت ابو بکرؓ کے دور میں جنگ یمامہ میں جب ستّر حفاظِ قرآن شہید ہوئے تو حضرت عمرؓ نے حفاظت اور تدوین قرآن کی تجویز دی اور پھر زید بن ثابتؓ نے تدوین کا کام شروع کیا۔ حضرت عمرؓ کا قرآن کریم حفظ کرنے کے بارے میں حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوعبیدہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مہاجر صحابہ میں سے ابو بکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ، علیؓ، طلحہؓ، سعدؓ، ابن مسعودؓ، حذیفہؓ، سالمؓ، ابوہریرہؓ، عبد اللہ بن سائبؓ، عبد اللہ بن عمرؓ اور عبد اللہ بن عباسؓ کا حفظ ثابت ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بعض وحییں حضرت عمرؓ کی موافقت کی وجہ سے ہوئیں۔ صحاح ستہ کی روایت سے حضرت عمرؓ کی تین باتوں میں موافقت کا ذکر ملتا ہے تاہم اگر صحاح ستہ کی ان روایات کو یکجائی صورت میں دیکھا جائے تو ان کی تعداد سات تک بنتی ہے۔ صحیح بخاری میں حضرت عمرؓ سے مروی ہے کہ حضرت عمرؓ نے کہا تین باتوں میں میری رائے میرے رب کے منشاء کے مطابق ہوئی۔ میں نے کہا یا رسول اللہ اگر ہم مقام ابراہیم کو نماز گاہ بنالیں، تو آیت وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى۔ نازل ہوئی اور میں نے کہا یا رسول اللہ اگر آپ اپنی بیویوں کو پردہ کرنے کا حکم دیں کیونکہ ان سے بھلے بھی اور برے بھی باتیں کرتے ہیں تو پردے کی آیت نازل ہوئی۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں نے بوجہ غیرت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ایکا کیا تو حضرت عمرؓ کہتے ہیں میں نے ان بیویوں کو جن میں ان کی بیٹی بھی تھی کہا کہ اگر تمہیں آنحضرت ﷺ طلاق دے دیں تو مجھے امید ہے کہ ان کا رب تم سے بہتر بیویاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بدلہ میں دے گا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی عَسٰى رَبُّهٗۤ اِنْ طَلَّقَكُنَّ اَنْ يُّبْدِلَهٗۤ اَزْوَاجًا خَيْرًا مِّنْكُنَّ ۔ یعنی قریب ہے کہ اگر وہ تمہیں طلاق دے دے تو اس کا رب تمہارے بدلے اس کے لئے تم سے بہتر ازواج لے آئے۔ صحیح مسلم میں حضرت

عمرؓ کا منافقین کا جنازہ نہ پڑھنے کے بارے میں وحی قرآنی سے موافقت کا ذکر ملتا ہے۔ شراب کی حرمت کے بارے میں حضرت عمرؓ کی وحی قرآنی سے موافقت کا ذکر سنن ترمذی میں ملتا ہے۔ صحاح ستہ میں مذکور ان موافقات کے علاوہ بھی سیرت نگاروں نے متعدد موافقات کا ذکر کیا ہے چنانچہ علامہ سیوطی نے بیس کے قریب موافقات کا ذکر کیا ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ حضرت عمرؓ کا درجہ صحابہ میں اس قدر بڑا ہے کہ بعض اوقات ان کی رائے کے موافق قرآن شریف نازل ہو جایا کرتا تھا۔ اور ان کے حق میں یہ حدیث ہے کہ شیطان عمرؓ کے سائے سے بھاگتا ہے۔ دوسری یہ حدیث ہے کہ اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمرؓ ہوتا۔ تیسری یہ حدیث ہے کہ پہلی امتوں میں محدث ہوتے رہے ہیں اگر اس امت میں کوئی محدث ہے تو وہ عمرؓ ہے۔

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ایک صحابی عبد اللہ بن زیدؓ کو وحی کے ذریعہ سے اذان سکھائی۔ حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ مجھے بھی خدا تعالیٰ نے یہی اذان سکھائی تھی مگر بیس دن تک میں خاموش رہا اس خیال سے کہ ایک اور شخص رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات بیان کر چکا ہے۔ سنن ترمذی کی ایک روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی خواب کا بتایا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ بات زیادہ پختہ ہے اور اب مزید تصدیق ہو گئی۔

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ادب اور احترام کس طرح کیا کرتے تھے اس بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ یعنی حضرت ابن عمرؓ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی سفر میں تھے اور حضرت عمرؓ کے ایک اونٹ پر سوار تھے جو منہ زور تھا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری سے آگے بڑھ جاتا تھا اور ان کے والد حضرت عمرؓ انہیں کہتے تھے کہ عبد اللہ! نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے آگے کسی کو بھی نہیں بڑھنا چاہئے۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت عمرؓ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر گئے تو دیکھا کہ چٹائی پر لیٹنے کی وجہ سے چٹائی کے نشان آپؐ کی پیٹھ پر لگے ہوئے ہیں۔ حضرت عمرؓ نے عرض کیا کہ قیصر اور کسریٰ تو آرام کی زندگی بسر کریں اور آپؐ تکلیف میں۔ آنجنابؐ نے فرمایا کہ مجھے اس دنیا سے کیا کام۔ میری مثال اس سوار کی سی ہے جو شدت گرمی کے وقت ایک اونٹنی پر جا رہا ہے اور جب دوپہر کی شدت نے اس کو سخت تکلیف دی تو وہ اسی سواری کی حالت میں دم لینے کے لیے ایک درخت کے سائے کے نیچے ٹھہر گیا اور پھر چند منٹ کے بعد اسی گرمی میں اپنی راہ لی۔

ایک مرتبہ حضرت عمرؓ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عمرہ ادا کرنے کی اجازت چاہی تو آپؐ نے اجازت دی اور فرمایا: اے میرے بھائی ہمیں اپنی دعا میں نہ بھولنا۔ حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ یہ ایسا کلمہ ہے کہ اگر مجھے اس کے بدلے میں ساری دنیا بھی مل جائے تو اتنی خوشی نہ ہو۔

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پر حضرت عمرؓ کو خیال پیدا ہوا کہ آپؐ زندہ ہیں اور دوبارہ تشریف لائیں گے اور آپؓ اس شخص کی گردن اڑانے کو تیار تھے جو اس کے خلاف کہے لیکن جب حضرت ابو بکرؓ نے کل صحابہ کے سامنے یہ آیت پڑھی کہ وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ۔ تو حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ میرے پاؤں کانپ گئے اور میں صدمے کے مارے زمین پر گر گیا۔ پس اگر کوئی نبی زندہ موجود ہوتا تو یہ استدلال درست نہیں تھا۔ حضرت عمرؓ کہہ سکتے تھے کہ حضرت مسیح ابھی زندہ آسمان پر بیٹھے ہیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیوں زندہ نہیں رہ سکتے مگر سب صحابہ کا سکوت اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ حضرت مسیح فوت ہو چکے ہیں۔

حضرت عمرؓ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی مکمل پیروی کیا کرتے تھے۔ حجر اسود کو کہا کرتے تھے کہ اگر میں نے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو تجھے چومتے نہ دیکھا ہوتا تو تجھے ہرگز نہ چومتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب لوگوں کے قیدی آزاد کیے تو حضرت عمرؓ نے بھی ایک قیدی لڑکی کو فوراً آزاد کر دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منافقین کی ایک جماعت کا نام لے کر حضرت حذیفہؓ کو بتایا کہ مجھے ان اشخاص کی نماز جنازہ پڑھنے سے منع کیا گیا ہے۔ چنانچہ حضرت عمرؓ اپنے دور خلافت میں صرف اُس شخص کی نماز جنازہ ادا کرتے جس کی حضرت حذیفہؓ پڑھتے بصورت دیگر اُس کی نماز جنازہ ترک کر دیتے۔ حضرت عمرؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کو ظاہراً پورا کرنے کے لیے کسریٰ کے کڑے ایک صحابی کو پہنا دیے۔

حضرت زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک رؤیا سے استدلال کیا کہ دنیاوی فتوحات اور عظمت جو مسلمانوں کو حضرت عمرؓ کے ذریعہ سے نصیب ہوئی وہ علم نبوی کا ایک بچا ہوا حصہ تھا جو حضرت عمرؓ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا تھا۔ حضرت مالک بن اغوالؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا اپنا محاسبہ کرو قبل اس کے کہ تمہارا محاسبہ کیا جائے، اپنے نفس کو تولو قبل اس کے کہ تمہیں تولا جائے اور سب سے بڑھ کر بڑی پیشی کے لیے تیاری کرو۔ حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عمرؓ کو اس وقت دیکھا جب آپؓ امیر المومنین تھے کہ آپؓ کے کندھوں کے درمیان قمیص میں چار چمڑے کے پیوند دیکھے۔

حضور نے فرمایا کہ یہ ذکر ابھی آئندہ بھی چلے گا ان شاء اللہ۔

حضور انور نے آخر میں مکرم ڈاکٹر تاثیر مجتبیٰ صاحب (فضل عمر ہسپتال) ربوہ کی وفات پر ان کا ذکر خیر فرماتے ہوئے اُن کی جماعتی خدمات کا بھی تذکرہ فرمایا اور بعد نماز جمعہ اُن کا نماز جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔ عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔